سوال نمبر 1

پیغمبر اقدس کی حیات طیبہ جنگی حکمت عملی کے بے نمونہ عمل سے وضاحت کریں۔

جواب

① تعارف :-

حضرت محمدؐ ایک عظیم سپہ سالار تھے۔ آپؐ نے 313 کے لشکر سے کر 30,000 کے لشکر کی قیادت کی ہے۔ آپؐ نے 27 غزوات میں شرکت کی۔ آپؐ کے غزوات کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں آپؐ نے کم سے کم جانی نقصان کو یقینی بنایا۔ 104 لڑائیوں کے نتیجے میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد 257 تھی اور غیر مسلموں کی تعداد 759 تھی۔ جب کہ اسکے مقابلے میں جنگ عظیم اول اور دوئم میں کروڑوں لوگ لقمہ اجل بنے۔ آپؐ کی آمد سے قبل عرب کے بہت برے حالات تھے۔ وہ لوگ جنگ کے دوران فوج کے آگے عورتوں اور بچوں کو کھڑا کر دیتے تھے تاکہ اُن پر کوئی حملہ نہ کرسکے اور وہ لوگ

حرمت والے مہینوں میں بھی جنگیں کرتے تھے۔ لاشوں
کی توہین کرتے تھے ایک بار **ہند زوجہ ابوسفیان** نے حضرت
حمزہؓ کے جسم اقدس کو شہادت کے بعد چیرا اور جگر
نکال کر چبایا۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ انتہائی برا سلوک کرتے
کہ ان کو زمین کے نیچے سرنگیں کھود کر گہرا بنا کے اور وہاں
رکھتے۔ کنوؤں میں مرے ہوئے جانور ڈال دیتے یا پھر
زہر ڈال دیتے تاکہ وہ پانی نہ پی سکیں۔ اور تو اور وہ لوگ
کھڑی فصلوں کو آگ لگا دیتے اور درختوں کو کاٹ دیتے
حضرت محمدؐ نے ان تمام چیزوں کی ممانعت کی ہے۔ حضرت
محمدؐ کے جنگی اصولوں میں بوڑھوں، بچوں اور خواتین
کے قتل کی ممانعت، عبادت گاہوں کا تحفظ، لاش
کا مثلہ کرنے کی ممانعت، لوٹ مار کی ممانعت، ذمی
اور سفیر کے قتل کی ممانعت نمایاں ہیں۔ ضرورت اس
بات کی ہے کہ ۱۴۰۰ سال پہلے حضرت محمدؐ نے جو جنگ
کا طریقہ لوگوں کو سکھایا ہے وہ نہ صرف مسلمان جرنیل
بلکہ تمام مذاہب کے جرنیلوں کو جنگی پالیسیاں رسالت
مآبؐ کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے عمل کرنا چاہیے

too lengthy intro!

keep it a bit short

اسلام میں جنگ کے قوانین و ضوابط

(1) غفلت میں حملہ کرنے سے احتراز:

اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ
رات کے وقت جب لوگ سو جاتے تو ان پر حملہ کر دیتے
نبی کریمؐ نے اس عادت کو بند کیا اور قاعدہ مقرر کیا کہ
صبح ہونے سے پہلے دشمن پر حملہ نہ کیا جائے۔

Day: ______ Date: ______

حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

حضرت انس بن مالکؓ خیبر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

> "نبی کریمؐ جب رات کے وقت کسی قوم پر پہنچتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہ کرتے۔"

② آگ میں جلانے کی ممانعت:

عرب شدت انتقام میں دشمن کو آگ میں ڈال دیا کرتے تھے نبی کریمؐ نے اس وحشیانہ حرکت سے منع فرمایا

حضورؐ فرماتے ہیں:

> "آگ کا عذاب دینا سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے کسی کو سزاوار نہیں ہے"

③ لوٹ مار کی ممانعت:

اسلام نے جنگ کی صورت میں کامیابی ہونے پر لوٹ مار سے منع کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے:

> "کہ نبیؐ نے لوٹے ہوئے مال کو حرام قرار دیا ہے"

④ تباہ کاری کی ممانعت:

افواج کی پیش قدمی کے وقت فصلوں کو خراب کرنا، کھیتوں کو تباہ کرنا، بستیوں میں قتل کرنا جنگ کے معمولات میں سے ہے۔ مگر اسلام ان چیزوں کو فساد سے تعبیر کرتا ہے اور سختی کے ساتھ منا

Day: Date:

جائز قرار دیتا ہے قرآن مجید میں ہے

"اور جب وہ حاکم بنتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور فصلوں اور نسلوں کو تباہ کرے، مگر اللہ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔"

⑤ قتل سفیر کی ممانعت

آپؐ نے سفراء اور قاصدوں کے قتل سے بھی منع فرمایا ہے۔ **مسیلمہ کذاب** کا قاصد عبداللہ بن الحارث جب اسکا گستاخانہ پیغام لے کر حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا اگر قاصدوں کا قتل منع نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔

عظیم فلاسفر، جارج برنارڈ شا

"مجھے یقین ہے اگر آج کی دنیا کی قیادت کرنے کے لیے "محمدؐ" آجائیں تو وہ عالمی مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ہم بالآخر خوشحالی اور اتفاق کی فضا میں زندگی بسر کر رہے ہونگے۔"

⑥ تصور جہاد:

جہاد کے معنی "کوشش کرنا" ہے۔

معاشرے سے ظلم و بربریت کے خاتمے اور امن و امان کے قیام کے لیے جو کوشش کی جاتی ہے اسکو جہاد کہتے ہیں۔ جہاد شریعت کے مطابق اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جان و مال کو وقف کر دینا ہے

حضرت علیؓ کا واقعہ:

غزوہ خندق میں لڑتے ہوئے ایک شخص نے ان کے چہرے پر تھوک پھینک دیا تو انہوں نے لڑنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس میں انکا ذاتی غصہ بھی آگیا تھا

نہیں جب تک مکہ میں تھے مسلح جہاد فرض نہیں ہوا تھا۔ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ گئے تو کفار کی سازشوں اور ظلم کا سلسلہ جاری رہا تو اللہ نے مسلمانوں پر کفار سے جہاد کو فرض قرار دے دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"تم پر (اللہ کی راہ میں) قتال فرض کیا گیا ہے
جب کہ وہ تمہیں ناپسند ہے"

(سورۃ البقرہ: 216)

2018ء میں دہشت گردی کے خلاف علمائے کرام نے "پیغام پاکستان" کے نام سے کتابی شکل میں ایک متفقہ فتویٰ جاری کیا۔ 1800 سے زائد علماء کے دستخط ہیں۔ اس فتویٰ میں دہشت گردی، خون ریزی، خودکش حملوں اور ریاست کے خلاف مسلح جدوجہد کو خواہ کسی نام یا مقصد سے ہو حرام قرار دیا ہے۔ اس فتویٰ میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جہاد صرف ریاست کا حق ہے۔ ریاست کے اندر ریاست بنانے کی کسی کو اجازت نہیں اور ریاست کی اجازت کے بغیر کوئی جہاد نہیں کر سکتا۔ اس فتویٰ کے بعد اس قسم کے تمام فتاویٰ جن سے دہشت گردی کو تقویت ملی ہو ان سب کو ختم کرنا ضروری ہے۔

the qs is about holy prophet as commander.

you haven't come to the answer yet.

جہاد کی فرضیت:-

جہاد ان صورتوں میں جائز ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

no need of these things.

start with the answer as required as early.

① مظلوم کی حمایت:

ملت اسلامیہ کے کسی حصے پر دنیا بھر میں کہیں ظلم ہو رہا ہو تو ان کی مدد کے لیے پر حملہ

کوشش کرنا اور ان سے ہر ممکن تعاون کرنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے
قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

> "اے لوگو! تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے۔"

(سورۃ النساء 75)

② امن کی خاطر لڑنا:

جہاد کا مقصد معاشرے میں امن و سلامتی کا قیام ہے۔ جہاد کا مقصد زمین سے فساد، دہشت گردی، بدامنی کا خاتمہ ہے۔ قرآن پاک میں ہے

> "اللہ کی زمین پر فساد مت پھیلاؤ۔ اللہ فساد پھیلانے والوں کو ناپسند کرتا ہے"

(سورۃ النساء 76)

③ اسلام کی راہ میں رکاوٹ کو دور کرنا

جب اسلام کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی جائیں مثلاً لوگوں کو اسلام پر عمل کرنے کا حق نہ دیا جائے اور انھیں رب کی بندگی سے روکا جائے تو جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے

> "کچھ لوگوں کو اس لیے مارا جاتا کیونکہ انکا جرم صرف اتنا ہے کہ وہ ایک اللہ کو ماننے والے ہیں"

③ جدید جنگی صفات

① جنگ میں جدید حکمت عملی ② عزم کا پختہ

اور ارادے کا پکا ہونا (3) زیادہ سے زیادہ شجاعت
(4) دشمن کی ناکہ بندی اور اقتصادی دباؤ
(5) جسمانی اعتبار سے قوی اور مضبوط
(6) جنگی مہارتوں سے آگاہی (7) فوری طور پر واضح احکام دینے کی صلاحیت (8) دور رس اندیشی اور صاحب فکر ہو
(9) اسے فوج پر کامل اعتماد ہو اور فوج کو اس پر کامل بھروسا ہو (10) فتح و شکست میں اپنے آپ قابو رکھنا

(4) حضورؐ کے جنگی حربے

(1) دشمن کا سیاسی محاذ پر مقابلہ:

شروع میں سارا عرب حضورؐ کی دعوت حق کا مخالف تھا آپ مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد اپنے مخالفین کی تعداد کم کرنے کی کوشش کی۔ آپ نے مدینہ کے غیر مسلم باشندوں کے ساتھ ایک معاہدہ طے فرمایا جو **میثاق مدینہ** کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں ایک یہ شرط رکھی گئی کہ بیرونی حملہ کے خلاف سب اہل مدینہ مل کر شہر کا دفاع کریں گے۔ اسکے بعد مدینہ کے گردونواح کے قبائل کے ساتھ دوستی کے معاہدے کیے اس کا فائدہ یہ ہوا کہ مدینہ کے غیر مسلم اور گردونواح کے قبیلے حریف سے مل کر مسلمانوں سے دشمنی نہ کر سکتے تھے

(2) دشمن کے حالات کی خبر رسانی

حضورؐ نے دشمن کی خبریں حاصل کرنے کا عمدہ اہتمام فرمایا۔ آپ نے ہوشیار خبر رساں اس کام پر مامور فرما رکھے تھے۔ معلوماتی مہمیں بھی اس مقصد کے لیے روانہ فرماتے رہتے۔ چنانچہ آپ کو دشمن کی تمام

سرگرمیوں کی فوراً اطلاع ہو جاتی تھی مثلاً جنگ بدر کے لیے
قریش مکہ کا لشکر مدینہ پر چڑھائی کے لیے مکہ سے روانہ ہوا
تو آپ کو فوراً اصلی خبر مل گئی۔

highlight the references.

5) غزوات رسول کا مختصر تعارف

1) غزوہ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ماتحت صرف 313 صحابہؓ کا لشکر تھا
اور مخالفین ابوجہل جیسے سپہ سالار کی سرکردگی میں ایک
ہزار کی تعداد میں لشکر تھا مگر آپ ﷺ کی فن جنگ سے کمال
مہارت کی وجہ سے دشمن کو شکست ہوئی۔ مسلمان صرف 14
شہید ہوئے۔ دشمن 70 کی تعداد میں مقتول ہوئے۔

2) غزوہ طائف میں حضور ﷺ کی زیر کمان بارہ ہزار فوج تھی۔ بنو
ثقیف پر محاصرہ کیا گیا۔ دشمن ایک مہینہ کے بعد خود اسلام قبول کیا

3) غزوہ احزاب میں حضور ﷺ کے ساتھ صرف 3000 مسلمان تھے مگر کفار
10,000 کی تعداد حملہ آور ہوئے حضور ﷺ کے تدبر کی بدولت ناکامی ہوئی۔

4) غزوہ بنو قریظہ میں حضور ﷺ کی مہارت کی وجہ سے یہود کو شکست
فاش ہوئی۔ اور انکے 400 آدمی قتل اور 1200 قیدی ہوئے

5) غزوہ خیبر میں حضور ﷺ کے زیر کمان صرف 1400 فوجی تھے۔
یہود کنانہ بن ابوالحقیق کی قیادت میں 10,000 کی تعداد مقابلے پر تھے
مگر شکست ہوئی۔

روسی فلاسفر، لیو ٹالسٹائے

> " اب پوری دنیا میں صرف محمد ﷺ کے قانون
> کی حکمرانی ہوگی۔"

6) نبی کریم ﷺ کی جنگی حکمت عملی

CamScanner

① کم سے کم جانی نقصان کو یقینی بنایا

سرکار کے در تھے فاتحِ عالم
تھا عام شب و روز جنہیں بت شکنی سے
تاج جم و قیصر ہیں میرے پاؤں کے نیچے
حاصل ہوئی پابوسی سرکار ہے جب سے

حضور کی زندگی میں 80 لڑائیاں شمار کی جاسکتی ہیں اگر 80 غزوات اور سرایا کی تعداد کو جمع کرے تو کل تعداد 1018 ہوتی ہے ۔ جب 1018 کو 80 پر تقسیم کرے تو 13 سے بھی کم اوسط نقصان ہے آپ نے کم سے کم انسانی جانوں کے نقصان کو یقینی بنایا یہ انسانی تاریخ میں سب سے کم شدت والی جنگیں تھیں۔

فرانسیسی فلاسفر، الفانسی دے لامارٹائن

> اگر غیر معمولی طور پر ذہین ہونے کا فیصلہ ان تین چیزوں سے کیا جائے ۔۔۔ عظیم مقصد، انتہائی محدود ذرائع، بے مثال نتیجہ ۔۔۔ تو کوئی بھی شخص محمد ﷺ کا مقابلہ کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔۔۔

② مشاورتی کونسل

آپ ﷺ نے ایک مشاورتی کونسل بھی بنائی۔ جس میں مشورہ کیا جاتا کہ جہاد کے لیے کیا اقدام کرنے ہیں اس کے علاوہ آپ ﷺ خود اپنی فوجوں کی صف بندی کرتے۔ پھر آپ خود معائنہ کرتے کم عمر اور ناقابل اعتماد آدمیوں کو فوج سے نکال دیتے

③ شہدا کی قربانیوں کو یاد رکھنا

فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ احد

میدانِ بدر پر گئے انہوں نے تمام شہدا کی دوبارہ نمازِ جنازہ پڑھائی اور خطاب کیا کہ آج اسلام کو اتنا عروج حاصل ہے وہ ۱۰۰ لوگ شہدا کی قربانیوں کا نتیجہ ہے

حاصلِ بحث

آپ کے جنگی اصولوں کی وجہ سے جنگوں میں کم سے کم جانی نقصان ہوا۔ اُن میں مسلمانوں کی تعداد 257 تھی اور 127 زخمی تھے اور دشمن کی تعداد 759 تھی۔ کسی جرنیل کی حکمت عملی کا یہ بہت بڑا ثبوت ہے کہ وہ کم سے کم خون ریزی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ملک فتح کرے۔ اسلام نے ۱۴۰۰ سال پہلے جو جنگی طریقہ لوگوں کو سکھایا اگر آج بھی اقوامِ متحدہ اُن جنگی اصولوں کو نافذ کرے تو دنیا میں کم سے کم نقصان ہو۔

good presentation, references and answer length.

improve the structure, relevance and the headings quality.

سر باسورتھ سمتھ

> "کائنات میں اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرسکتا ہے۔ کہ اس نے منصفانہ طور پر ایمانداری سے حکومت کی ہے تو وہ صرف "محمد" کی ذات ہے"

15
20

نپولین بونا پارٹ:

> اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے
> "محمد ایک عظیم بے خطر سپاہی تھے جنھوں نے اپنے سے 3 گنا بڑے لشکر کو شکست دی۔"